ایک بچی کا درد

گھر میں دولتمند کے پیدا ہوئی
میرا بھائی تھا نہ کوئی بہن تھی
یوں تو تھا سامانِ آسائش بہت
تھی فضا گھر کی مگر بیمار سی
شغل میں اپنے لگے تھے والدین
مجھ سے ملنے کی ان میں فرصت نہ تھی
کام والی کے بھروسے پر تھا گھر
اور وہ بھی تھی نہایت نک چڑھی
کام اپنی مرضی سے کرتی تھی وہ
بات دادا دادی کی سنتی نہ تھی
ممی ٹھہریں اک سماجی کارکن
ڈیڈی کی مشغولیت دن رات تھی
پیار دادا دادی کا مجھ کو ملا
تھا یہی آغازِ صبحِ زندگی
جاں اپنی کرتے تھے مجھ پر نثار
اُن کی چاہت سے تھی گھر میں روشنی
زندگی کرنا سکھاتے تھے مجھے
کرتے مجھے تعمیر میرے ذہن کی
آخر اک دن رنگ لائی اور ہی
ممی، ڈیڈی کی عدیم الفرصتی
ہاسٹل میں مجھ کو داخل کر دیا
گھر چھڑایا آڑ میں تعلیم کی
دادا اور دادی کو بھیجا اولڈ ہوم
دورِ نو کی اُن کو بھی سوغات دی
رُو کے میں نے جب کیا کچھ احتجاج
صرف بے معنی تسلّی ہی ملی
فرطِ غم سے دادا دادی رو پڑے
کیا سناؤں داستاں بیداد کی
اُن کی شفقت سے ہوئی محروم میں
اور ہوا آغازِ دردِ زندگی
میں اسے اپنا مقدر جان کر
کر رہی ہوں ہاسٹل میں زندگی
مجھ سے ملنے آتے تو ہیں والدین
فرض ادائی کرتا ہو جیسے کوئی
دادی کی یاد آتی ہے اکثر مجھے
دادا کی محسوس ہوتی ہے کمی
کاش میں اُڑ کر پہنچ جاؤں وہاں
دادا دادی میرے رہتے ہیں جہاں
قرب میں اُن کے تھا احساس حیات
جیسے وہ دونوں ہوں میری کائنات

مہدی پرتاپگڑھی
28، اسکول وارڈ، پرتاپ گڑھ (یوپی)

بھارت جوتی!

ہندو، مسلم، سکھ اور خان
ہم بھارت کے ویر، جوان

آشاؤں کی جوتی ہم
سب کی آنکھ کے موتی ہم

ہم سے روشن جگ کی شان
ہم بھارت کے ویر، جوان

پھولوں کی مسکان ہیں ہم
بھارت کی پہچان ہیں ہم

وقت پڑے تو دیں گے جان
ہم بھارت کے ویر، جوان

ہم سے طوفان ڈرتے ہیں
دشمن آہیں بھرتے ہیں

اپنی ہمت، ایک چٹان
ہم بھارت کے ویر، جوان

علیم صبا نویدی
192/256، ٹرپلی کین ہائی روڈ،
رائس منڈی اسٹریٹ، چنئی